REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نون غبار ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ ۶ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰ ؍

جلد ۴۷/۱۲ ۱۸ نبوت ۱۳۳۷ ہش ۱۸ نومبر ۱۹۵۸ء نمبر ۲۶۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۷ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کوئی تازہ اطلاع نہیں مل سکی۔ پچھلے دنوں حضور کی طبیعت نقرس کی وجہ سے ناساز رہی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

عوام کی بہبود کیلئے دیانتداری اور بے غرضی سے کام کریں

سول حکام کو صدر جنرل محمد ایوب خاں کی تلقین

کراچی ۱۷ نومبر۔ صدر جنرل محمد ایوب خاں نے ملک بھر کے سول حکام سے کہا ہے کہ وہ یہ ثابت کر دکھائیں کہ جس تباہ کن سیاسی مداخلت اور سازش۔ بدعنوانیوں پر مبنی دباؤ اور کارکردگی کو مفلوج بنا دینے والی رکاوٹوں نے انہیں پرانی حکومت کے دور میں اپنے فرائض کی انجام دہی کے قابل نہیں چھوڑا تھا۔ اس سے گلو خلاصی کے بعد اور موجودہ غیر معمولی اختیارات حاصل ہو جانے کے بعد وہ عوام کی بہبود کے لئے تن دہی سے کام کر رہے ہیں۔ اور ان کی خدمت انتہائی نیک نفسی دیانت اور بے غرضی سے کر رہے ہیں ــــ صدر نے جو بیان جاری کیا ہے۔ اس میں کہا ہے کہ اگرچہ فوج عام طور پر سول حکام کی امداد کے لئے ضرورت پڑنے پر خدمات انجام دینے کے لئے تیار ہوگی۔ تاہم سول حکام کو احساس کرنا چاہیئے کہ ادائے فرض میں ان کی کوتاہی کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔

آپ نے کہا ہے کہ مارشل لا پاکستان میں اس غرض سے نافذ کیا گیا تھا کہ ملک کو انتشار اور ابتری سے بچایا جائے۔ واقعہ یہ ہے کہ متعدد ایسی خرابیوں کے باعث جن کا عوام کو خوب علم ہے، سول حکام بے دست و پا ہو کر رہ گئے تھے۔ جیسا کہ میں پہلے واضح کر چکا ہوں، مارشل لا کا یہ مقصد تھا کہ ان خرابیوں کو دور کیا جائے۔ اور سول حکام کو اس قابل بنایا جائے۔ کہ وہ عوام کی بہتری ترقی اور امن کے لئے مؤثر طور پر کام کریں۔ ابتدائی مرحلوں میں یہ ضروری تھا کہ سول حکام کی تقویت کے لئے مسلح افواج کے افراد سے کام لیا جائے۔ خدا کے فضل سے عوام کے بھرپور تعاون اور خود سول حکام کی مساعی کی بدولت اتنا کچھ کام ہو گیا ہے کہ سول حکام کے لئے فوجوں کی براہ راست امداد کی ضرورت نہیں رہی۔ تاہم ابھی ایسا مرحلہ نہیں آیا۔ کہ فوج کی امداد کو یک قلم ترک کر دیا جائے۔ کیونکہ سول حکام کو پوری قوت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دینے کا مرحلہ مہیا ہونے میں ابھی وقت لگے گا۔ چنانچہ مؤثر اور تیز تر اصلاحی اختیارات کی بدولت مارشل لا بدستور قائم ہے تاہم اسکے نظم و نسق کے لئے مسلح افواج کے ارکان کی براہ راست کارکردگی کی ضرورت نہیں رہی۔ البتہ جب بھی اور جہاں بھی ضرورت محسوس ہوگی فوجی ملازمین ایسی کارکردگی کے لئے تیار رہیں گے۔ ملک میں ہر شخص پر واضح رہنا چاہیئے کہ فوج کا اصل اور عظیم ترین کام بیرونی حملوں سے ملک کو بچانا ہے۔ صرف ہنگامی ضرورت کے پیش نظر فوج کو طلب کیا جاتا رہا ہے۔ اس کے لئے ہدایت جاری کی گئی (۱) ساری فوج کو مارشل لا کے فرائض سے سبکدوش کر دیا جائے (ب) تمام فوجی عدالتیں توڑ دی جائیں۔ البتہ اگر کسی فوجی عدالت میں کوئی ایسا مقدمہ فیصلہ طلب ہے۔ جس کی کچھ سماعت ہو چکی

پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرڈ گریجوایٹس سے ضروری التماس

از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج و فیلو پنجاب یونیورسٹی

پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرڈ گریجوایٹس کو اس بات کا علم ہے ــ کہ یونیورسٹی کے فیلوز کا انتخاب ہو رہا ہے۔ اس کے لئے تمام رجسٹرڈ گریجوایٹس کو یونیورسٹی کی طرف سے بیلٹ پیپرز پہنچ رہے ہیں۔ ہر ووٹر کو مقررہ تعداد میں ووٹ دینے کا حق ہوگا تعلیم الاسلام کالج کے دو نہایت قابل تجربہ کار اور تعلیمی امور میں دلچسپی لینے والے اساتذہ بھی فیلوشپ کے لئے امیدوار ہیں یعنی

(۱) مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے

(۲) مکرم خان نصیر احمد خان صاحب ایم ایس سی

ہر دو پروفیسر صاحبان اپنے تجربہ۔ علمی قابلیت۔ خداداد ذہانت اور بلند پایہ تعلیمی مشاغل کی وجہ سے یونیورسٹی کے علمی اور تعلیمی حلقوں میں متعارف ہیں۔ ہر دو نے اپنی زندگیاں قوم کی تعلیمی بہبود اور ترقی کے لئے صحیح معنوں میں وقف کی ہوئی ہیں۔ جامعہ پنجاب کے انتظامی معاملات میں ان کی یہ دلچسپی اور شغف ملک کے وسیع تر مقاصد کے حصول کے لئے ہے نہ کہ کسی ذاتی غرض کی خاطر۔

اب جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ملک میں مخلصانہ اور بے غرض تعمیری کاموں کے لئے فضا سازگار ہو رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایسے بے لوث کام کرنے والے لوگوں کو آگے آنے کا موقعہ دیا جانا چاہیئے

اس لئے میں تمام رجسٹرڈ گریجوایٹس سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ رائے دیتے وقت مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے کو فرسٹ اور مکرم خان نصیر احمد خان صاحب ایم ایس سی کو سیکنڈ (Preference) ووٹ دے کر اس تعمیری کوشش پر حصہ لیں ؛

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

اداریہ روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۵۵ء

تعلیم اور عملی نمونہ

ایک معاصر نے "اسوۂ حسنہ" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں فاضل مضمون نگار نے تحریر فرمایا ہے

"تاریخ میں آج تک ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ملتا جس سے یہ ثابت ہو کہ مجرد کسی کتاب نے انقلاب برپا کیا۔ انسان کی فطرت یہ ہے کہ وہ اس وقت تک کسی اصول سے صحیح معنوں میں متاثر نہیں ہوتا جب تک اس کا کوئی عملی نمونہ اس کے سامنے نہ آجائے۔ قرآن آج بھی موجود ہے۔ لیکن مسلمانوں کی زندگی میں صحابہ کے کردار کی جھلک تک نہیں پائی جاتی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن میں اب وہ انقلاب انگیز اثرات وخصوصیات باقی نہیں رہیں نہیں وہ جوں کی توں موجود ہیں۔ اور ابد تک موجود رہیں گی۔ مگر فرق صرف یہ واقع ہو گیا ہے۔ کہ ہمیں اس معلم اور مزکّی کی معیت حاصل نہیں۔ جس کی حیات پاک کا ایک ایک لمحہ قرآن کی زندہ تشریح وتفسیر تھا۔ خود قرآن نے کہا۔

وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا۔ جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور بے شک اس سے پہلے وہ صریح گمراہی میں تھے۔ (الجمعہ)

اب اگر اس کمی کو پورا کیا جا سکتا ہے تو صرف اس طرح کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور ارشادات کو آپ کی زندگی کا قائم مقام بنایا جائے اور ان کی روشنی میں قرآن کو زیر عمل لایا جائے۔ اللہ تعالےٰ نے اسی لئے فرمایا۔ رسول اللہ کی پاکیزہ زندگی میں تمہارے لئے بہترین نمونہ عمل ہے" (احزاب ع ۲) آپ یہ نمونہ دیکھنا چاہیں تو قدم قدم پر سید البشر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی آپ کو راہنمائی دیگی دنیا میں بہت سے لوگوں نے وعظ کہے ہیں۔ اور بڑے اچھے انداز میں کہے ہیں۔ اصول پیش کئے ہیں اور سنہری اصول پیش کئے ہیں۔ مگر بہت کم ایسے ہیں جنہوں نے ان پر عمل کر کے دوسروں کے لئے آسانیاں پیدا کی ہوں۔ یہ شان آپ کو اس معلّم انسانیت کی زندگی میں نظر آئیگی کہ جو بات فرمائی۔ سب سے پہلے اس پر عمل فرمایا۔"

ہم اس کی لفظ بلفظ تائید کرتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن مجید کی عملی تفسیر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں ملتی ہے۔ چنانچہ جب سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق کے متعلق پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا خلقہ القرآن یعنے آپ کا خلق وہی تھا جو قرآن کریم میں خلق بیان کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم میں جو ہدایات ایک مومن اور متقی انسان کے لئے دی گئی ہیں۔ ان تمام ہدایات پر اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی عمل کر کے دکھاتے تھے۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ (اول) لوگ دیکھ لیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے جو تعلیم دی ہے وہ قابل عمل ہے اور اتنی جیسا بشر اس پر آسانی سے عمل کر سکتا ہے۔ (دوئم) آپ کے صحابہ اس عمل کے مطابق قرآن کریم کی تعلیمات کا علم حاصل کریں۔ اور لفظی چکروں میں پھنس کر گمراہ نہ ہو جائیں ؛

جیسا کہ فاضل مضمون نگار نے فرمایا ہی نری تھیوری پیش کر دینے سے کوئی تعلیم پُر اثر نہیں ہوتی۔ اور انسان اس وقت تک کسی اصول سے متاثر نہیں ہوتا۔ جب تک اس کا کوئی عملی نمونہ اس کے سامنے نہ آجائے چنانچہ جیسا کہ فاضل مضمون نگار نے فرمایا ہے قرآن کریم آج بھی موجود ہے۔ لیکن موجودہ مسلمانوں کی زندگی میں صحابہ کرام کے کردار کی جھلک بھی نہیں پائی جاتی۔

اس ضمن میں ہم صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ فاضل مضمون نگار نے جو صحیح بات قرآن مجید کے متعلق کہی ہے۔ اس کو اسوۂ حسنہ" کے تعلق میں فراموش کر دیا ہے۔ بے شک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا "اسوۂ حسنہ" ہمارے پاس سنت اور احادیث کی صورت میں موجود ہے۔ لیکن یہ بھی زیادہ تر کتابی صورت ہی میں ہے۔ اور جو اصولی بات فاضل مضمون نگار نے زندہ نمونہ کے متعلق کہی ہے۔ اس کو اس معاملہ میں نظر انداز کر دیا ہے ؛

فاضل مضمون نگار نے یہ صحیح بات کہی ہے کہ صحابہ کرام کے کردار کے مقابلہ میں جن کے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کر کے دکھایا تھا۔ موجودہ مسلمانوں کا کردار کوئی نسبت نہیں رکھتا۔ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ نمونہ موجود تھا ؛

آج مسلمانوں کے پاس نہ صرف قرآن کریم صحیح وسالم حالت میں موجود ہے۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل کا بیان بھی موجود ہے۔ لیکن پھر بھی مسلمانوں کی یہ حالت ہے جیسی کہ فاضل مضمون نگار نے تسلیم کی ہے۔ اور جیسی کہ ہر صاحب نظر دیکھ سکتا ہے۔ کیا اس سے وہی نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا۔ جو فاضل مضمون نگار نے نکالا ہے۔ کہ متاثر کرنے کے لئے عملی نمونہ سامنے ہونا چاہیئے۔ نہ کہ صرف اس کا بیان کیونکہ اگر اصل تعلیمات اور عملی نمونہ کا صرف بیان موجود ہو۔ تو پھر بھی تعلیمات سے موجودہ مسلمان اس قدر متاثر نہیں ہو سکتے جس قدر کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زندہ نمونہ سے متاثر ہوتے تھے۔ ورنہ موجودہ مسلمانوں کی یہ حالت نہ ہوتی۔ جیسا کہ فاضل مضمون نگار نے تسلیم کی ہے۔

کیا اس سے یہ نتیجہ نکالنا جائز نہیں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تتبع میں ایسے زندہ نمونوں کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ جن کو اللہ تعالےٰ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا نمونہ بننے کے لئے بوقت ضرورت مبعوث فرمائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے خود قرآن کریم میں اس کا وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وہ قرآن کو یعنی اس کی تعلیمات کی خود حفاظت کرے گا۔ جیسا کہ آیہ کریمہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

سے ثابت ہوتا ہے۔ فاضل مضمون نگار کے خیال میں بھی قرآن کریم کی ظاہری حفاظت کافی نہیں ہے۔ جب تک کہ کوئی زندہ نمونہ اس پر عمل کر کے نہ دکھائے۔ اس لئے اس الٰہی وعدہ حفاظت میں نہ صرف لفظی حفاظت آتی ہے۔ بلکہ معنوی حفاظت بھی شامل ہے۔ جس کو حدیث رسول اللہ صلعم

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔

میں اچھی طرح واضح کر دیا گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے نہ صرف قرآن کریم کی ظاہری حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ بلکہ اس کی معنوی حفاظت کا بھی ذمہ لیا ہے۔ اور وہ اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے اللہ تعالےٰ اپنی طرف سے ایسے لوگوں کو مبعوث فرماتا رہے۔ جو فنا فی الرسول ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا نمونہ پیش کرتے رہیں۔ کیونکہ فاضل مضمون نگار کے اپنے پیش کردہ اصول کے مطابق نری کتابی تعلیمات بغیر زندہ عملی نمونہ کے متاثر نہیں کر سکتیں۔ یقیناً اس امر کو سب سے زیادہ اللہ تعالےٰ ہی بہتر جان سکتا ہے۔ جس نے الکتاب کے ساتھ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بھی رکھا۔ تاکہ اس کے نمونہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زیادہ سے زیادہ متاثر ہوں۔ اور اسلامی تعلیمات فروغ پائیں۔ اس لئے جیسا کہ نص صریح اور متذکرہ بالا حدیث پاک سے واضح ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے متعلق وہی طریق بتایا ہے۔ جو حدیث پاک سے مفصل طور پر ظاہر ہوتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے قرآنی تعلیمات کی حفاظت کا جو منظم پروگرام بنایا ہے۔ وہ نہایت مکمل ہے۔ اور اس سے بہتر نظام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہمیں لازم ہے کہ اس الٰہی پروگرام کو قبول کریں۔ اور اس کے مقابلہ میں اپنی قیاس آرائیوں کو ترجیح نہ دیں۔ پھر اسلام کی تاریخ شاہد ہے کہ یہ الٰہی پروگرام جس میں آج تک سرمو فرق نہیں آیا۔ ہر صدی کے سر پر ایسے جید انسان پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جو مجدد کہلاتے ہیں۔ اور جو اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے قرآن کریم کی تعلیمات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے "اسوۂ حسنہ" کو اپنے نمونہ سے زندہ رکھتے آئے ہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ متذکرہ الٰہی پروگرام کو تسلیم نہ کیا جائے ؛

قومی زندگی کو برقرار رکھنے کا ایک سنہری گُر ـــ باہمی محبّت و مودّت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دردمندانہ دعا

(از مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی)

اس حقیقت کا اعتراف کرنے میں شائد دنیا کے کسی بھی ذی عقل و ذی فہم انسان کو کلام نہ ہوگا کہ کسی کی جماعت کی ترقی و بقا کے لیے اس کے تمام افراد کا باہم یک جان ہو کر سعی و عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ کسی جماعت یا معاشرہ کے بعض افراد خواہ کتنے ہی بلند کردار ہوں اور اپنی جماعت کے وضع کردہ قوانین و احکام پر کما حقہٗ عمل پیرا بھی ہوں۔ لیکن پھر بھی جماعت کی ترقی بحیثیت مجموعی اس وقت تک رکی رہے گی جب تک کہ تمام افراد باہم مل جل کر اپنے فرض منصبی کیلئے کوشاں نہیں ہو جاتے۔ اسی وجہ سے قرآن و حدیث نے بھی اتحاد و اتفاق پر بہت زور دیا ہے! اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں :۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہٖ اخواناً۔

یعنی اے مسلمانو! تم سب کے سب مل جل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو! اور اس کے احسان کو جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو۔ کہ جب تم بکھرے ہوئے تھے! اور ایک دوسرے کے دشمن تھے اللہ نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اجتماع و اتحاد کی فضیلت بیان کی ہے۔ اس کے بعد اب تصویر کے دوسرے رُخ یعنی اختلاف و انتشار کو ایک بھڑکتی آگ سے تعبیر فرمایا۔ چنانچہ فرمایا :۔

کنتم علیٰ شفا حفرۃٍ من النار فانقذکم منہا کذٰلک یبیّن اللہ لکم اٰیٰتہٖ لعلکم تہتدون۔

یعنی تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارے پہ تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

مسند امام احمدؒ میں حارث اشعری سے ایک حدیث مروی ہے۔ قال صلی اللہ علیہ وسلم انا امرکم بخمسٍ

اللہ امرنی بہنّ، الجماعۃ والسمع والطاعۃ والہجرۃ والجہاد فی سبیل اللہ فانّہٗ من خرج من الجماعۃ قید شبرٍ فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہٖ

الّا ان یراجع ومن دعا بدعوی الجاہلیۃ فہو من جثیٔ جہنم قال یا رسول اللہ وان صام وصلّٰی؟ قال وان صام وصلّٰی وزعم انّہٗ مسلم

یعنی فرمایا میں تم کو ان پانچ باتوں کے لئے حکم دیتا ہوں۔ اور ان کا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے۔ جماعت، سمع، اطاعت، ہجرت اور جہاد فی سبیل اللہ۔ اور یقین جانو کہ جو مسلمان جماعت سے ایک بالشت بھر بھی باہر ہوا۔ تو اس نے اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا! اور جس نے اسلام کی جماعتی زندگی کی بجائے جاہلیت کی بے قیدی کی طرف بلایا۔ تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ ایسا شخص خواہ نماز پڑھتا ہو اور روزہ رکھتا ہو۔ تب بھی جہنمی ہوگا؟ فرمایا ہاں! اگرچہ روزہ رکھتا اور نماز پڑھتا ہو اور اپنے زعم میں اپنے تئیں مسلمان سمجھتا ہو"

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ امور کو بیان فرمایا ہے۔ لیکن آج کے موضوع سخن میں صرف دو۲ امور یعنی جماعت اور اطاعت کے بیان پر ہی اکتفا ہوگا۔ خود اس میں اور بعض دیگر احادیث میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو متحد اور متفق رہ کر نظام جماعت کے ساتھ منسلک رہنے کی شدید تلقین فرمائی ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جماعت میں تفرقہ و فساد پیدا کرنا اور اس سے الگ ہونا اس قدر مکروہ جرائم میں سے ہے کہ اس پر مصر رہنا گویا کہ اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے کے مترادف ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ لو انفقت ما فی الارض جمیعاً ما الّفت بین قلوبہم ولٰکن اللہ الّف بینہم انّہٗ عزیزٌ حکیم یعنی اگر تم زمین کا سارا خزانہ بھی خرچ کر ڈالتے جب بھی ان بکھرے ہوئے دلوں کو محبت و اتحاد کے ساتھ جوڑ نہیں سکتے تھے اللہ ہی کا فضل ہے جس نے متفرق دلوں کو اکٹھا کر دیا۔

تو گویا مسلمانوں کے دلوں میں باہم محبت و الفت کا رشتہ جو دنیا بھر کا خزانہ لٹا دینے سے بھی میسر نہیں آسکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کن فیکون کے فیض رحمانی سے پیدا کر دیا۔ تو اب جو شخص اس محبت و الفت کے رشتہ کی مضبوط بندھنوں کو اپنے بغض و عناد اور تفرقہ و فساد کے ہاتھوں توڑ کر خدا تعالےٰ کی بنائی ہوئی مستحکم عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دینے کے درپے ہے۔ اس سے بڑھ کر کون راندۂ درگاہ اور بدقسمت ہو سکتا ہے۔

حجّۃ الوداع کے تاریخی اور یادگار عالم موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں دیگر اہم امور کی طرف اپنی امت کو توجہ دلائی۔ وہاں اس امر کی اہمیت کو بھی مدّنظر رکھا فرمایا لو استعمل علیکم عبدٌ یقودکم بکتاب اللہ اسمعوا واطیعوا۔ یعنی اگر ایک حبشی غلام بھی تم پہ امیر بنایا جائے

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا کی قدرتوں اور عجائبات کو محدود سمجھنا دانشمندی نہیں

خدا کی قدرتوں اور عجائبات کو محدود سمجھنا دانشمندی نہیں۔ انسان اپنی ماہیت نہیں جانتا اور سمجھتا۔ اور آسمانی باتوں پر رائے زنی کرتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے کہا ہے

تو کار زمیں را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی!

انسان کو لازم ہے کہ اپنی بساط سے بڑھ کر قدم نہ مارے۔ اکثر امراض اور عوارض کے اسباب اور علامات ڈاکٹروں کو معلوم نہیں تو کیا ایسی کمزوری پر اسے مناسب ہے کہ وہ بساط سے بڑھ کر چلے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ طریق عبودیت یہی ہے کہ سبحانک لا علم لنا کہنے والوں کے ساتھ ہو۔ دیکھو ستارے جو اتنے بڑے بڑے گولے ہیں۔ آسمان میں بغیر ستون کے لٹکے ہیں! اور خود آسمان بغیر کسی سہارے کے ہزار ہا سال سے اسی طرح چلے آئے ہیں۔ چاند ہر روز دھلا دھلایا نکلتا ہے۔ آفتاب ہر روز طلوع ہوتا ہے اور ٹھیک رفتار اور روش پر چلتا ہے۔ ہمارے کاموں میں کوئی نہ کوئی غلطی ضرور ہو جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے کام دیکھو کہ یہی چاند سورج اپنے ایک ہی طریق پر چلتے ہیں۔ اگر ہر روز ان باتوں کو سوچو کہ سورج ہر روز مقررہ طریق پر نکلتا ہے۔ جہات کو بتلاتا ہے۔ تو دیوانہ ہو جاؤ۔ دیکھو ہم پر اتنی حالتیں آتی ہیں۔ اور سورج پر کوئی حالت نہیں آتی۔ ایک گھڑی جو دو۲ ہزار روپیہ کی ہو۔ اگر وہ بارہ۱۲ کی بجائے دس۱۰ اور دس۱۰ کی بجائے بارہ بجائے تو نکمّی اور ناقص سمجھی جاتی گی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی قائم کردہ گھڑی ایسی ہے کہ اس میں ذرّہ برابر فرق نہیں۔ اور نہ اس کو کبھی چابی کی ضرورت نہ صاف کرنے کی حاجت۔ کیا ایسے صانع کی طاقتوں کا شمار کر سکتے ہیں! انسان حیران ہو جاتا ہے جب وہ یہ دیکھتا ہے۔ کہ ہماری اشیاء کپڑے، برتن وغیرہ جو استعمال میں آتے ہیں گھستے رہتے ہیں۔ بچے جوان اور بوڑھے ہو کر مرتے ہیں لیکن جو سورج کل طلوع ہوا تھا۔ آج بھی وہی سورج ہے۔ اور ایک لاتعداد زمانہ سے اسی طرح چلا آیا ہے۔ اور چلا جائے گا۔ مگر اس پر کوئی حالت تحلیل وغیرہ کی یا اثر زمانہ کا نہیں ہوتا۔ کس قدر گستاخی ہے کہ ایک کیڑے ہو کر اس رافع ذات الٰہی پر حملہ کریں! اور جلدی سے حکم کر دیں کہ خدا میں طاقت نہیں۔

اسلام کا خدا بڑا ہی قادر خدا ہے کسی کو حق نہیں پہنچتا ہے کہ اس کی طاقتوں پر اعتراض کرے۔ انبیاء علیہم السّلام کو جو معجزات دیئے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ انسانی تجارب شناخت نہیں کر سکتے اور جب انسان ان خارق عادت امور کو دیکھتا ہے تو ایک بار تو یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ لیکن اگر اپنی عقل کا ادعا کرے اور تفہیم الٰہی کے کوچے میں قدم نہ رکھے تو دونوں طرف سے راہ بند ہو جاتی ہے۔ ایک طرف معجزات کا انکار۔ دوسری طرف عقل خام کا ادعا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان دقیق در دقیق کنہہ کے دریافت کرنے کی فکر میں وہ نادان انسان لگ جاتا ہے۔ جو معجزات کی تہ میں ہے۔ اور جس کی فلاسفی زمینی عقل اور سطحی خیالات پر نہیں کھل سکتی۔ اس سے وہ انکار کی طرف رجوع کرتے کرتے نبوت کے نفس کا ہی منکر ہو جاتا ہے! اور شکوک اور وساوس کا ایک بہت سا ذخیرہ جمع کر لیتا ہے جو اس کی شقاوت کا موجب ہو کر رہتا ہے۔

(ملفوظات صفحہ ۸۸-۸۹)

اور وہ کتاب اللہ کے ساتھ تم پر حکومت کرے تو اس کی سنو اور اطاعت کرو پھر فرمایا من یخرج من الطاعۃ و فارق الجماعۃ فمات، مات میتۃ ادجاھلیۃ وعن ابن عباس من رای من امیرہ شیئاً یکرھہ ، فلیصبر فانہ من فارق الجماعۃ شبراً فمات فمیتۃ میتۃ الجاھلیۃ یعنی جس شخص نے جماعت کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اور اسی حالت میں بغیر توبہ کے مرگیا۔ تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوئی اور ایک دوسری روایت میں ابن عباس سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے امیر کو کوئی ایسی بات کرتے دیکھے۔ جو اسے پسند نہ ہو۔ چاہیئے کہ وہ صبر کرے اور اس کی اطاعت سے باہر نہ ہو کیونکہ جو کوئی ایک بالشت کے برابر بھی جماعت سے باہر ہوگا اور اسی حالت میں مرگیا تو اس کی موت گمراہی اور جہالت پر ہوگی

مندرجہ بالا حدیث نبوی سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ جماعت سے علیحدگی اختیار کرنا اور تفرقہ کا موجب بننا راہ راست سے منحرف ہونے اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے کے مترادف ہے۔ رسول مقبول صلعم فرماتے ہیں۔ من شذ شذ فی النار یعنی جس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کرلی وہ جہنمی ہے اور آگ میں پھینکا جائیگا پس اس مسئلہ کی اہمیت اور عظمت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ولا تکونوا کالذین تفرقوا من بعد ما جاءھم البینات پر پورا پورا عمل کریں۔

مذہبی رشتہ تو محبت اور الفت کی ہی بنیادوں پر قائم ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک نہایت لطیف مثال بیان فرمائی ہے۔ فرمایا مثل المومنین فی توادھم وتعاطفھم کمثل الجسد الواحد اشتکی عنہ عضو تداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمی (صحیحین) یعنی محبت والفت میں مومنوں کی مثال ایک جسم کی سی ہے کہ اگر اس کا ایک عضو تکلیف میں مبتلا ہو تو سارے کا سارا جسم بے چینی اور اضطراب میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

پھر فرمایا المسلم للمسلم کالبنیان یشد بعضہ بعضا (بخاری) یعنی مسلمان اس دیوار کی مانند ہیں جس کی ہر اینٹ دوسری سے سہارا پاتی اور سہارا دیتی ہے۔

ان احادیث میں آنحضرت صلعم نے مسلمانوں سے حقیقی اور صحت مند معاشرہ کا نقشہ کھینچا ہے۔ اور نہ صرف نقشہ ہی پیش کیا ہے۔ بلکہ اس قسم کا معاشرہ پیدا کرکے ہمارے لئے اسوہ حسنہ بھی قائم فرمادیا ہے۔ جب تک مسلمانوں کی حالت اس دیوار کی سی رہی کہ جس کی ہر اینٹ دوسری کو سہارا دیتی اور سہارا پاتی ہے تو وہ ترقیات کی طرف گامزن رہے ہیں لیکن جونہی مسلمانوں کے ایک عضو کے دردمند ہونے پر دوسرا عضو بے حس ہوا اور نہ صرف بے حس ہوا بلکہ خوش ہوا۔ اور جونہی امت مسلمہ کی دیوار کی اینٹوں نے ایک دوسرے کو سہارا دینے کی بجائے دھکے دینا شروع کیا تو عین اسی وقت سے اس امت کا دور زوال بھی شروع ہوگیا اور اسلامی برادری کی مضبوط دیوار کی اینٹیں ایک ایک کرکے گرنا شروع ہوگئیں۔

تاریخ ہمیں یہی سبق دیتی ہے کہ جو قوم بھی اپنے وجود کو ایک لمبے عرصہ تک رکھنے کی خواہاں ہے اس کے تمام افراد کو مل جل کر محبت اور پیار سے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے کوشاں ہونا ہوگا۔ ورنہ سنت قدیمہ ہمیں یہی بتاتی ہے کہ بغض وعناد اور تفرقہ و فساد وہ کیڑا ہے جو کسی بھی قومی عمارت کو لگ کر اسے منہدم کئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں پر ہمیں حقوق اللہ کے ادا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ وہاں پر بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی اور محبت و الفت کے تعلقات استوار رکھنے کی بھی تلقین فرمائی ہے۔ آپ کا مندرجہ ذیل اقتباس بنی نوع انسان کے لئے آپ کے دردمندی کی کس قدر صحیح عکاسی کرتا ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"خدایا مجھے ایسے لفظ عطا فرما اور ایسی تقریریں الہام کر جو دلوں پر اپنا نور ڈالیں اور اپنی تریاقی خاصیت سے ان کے زہر کو دور کردیں۔ میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے کہ کبھی وہ دن ہو کہ اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں کہ جنہوں نے درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کرلیا کہ وہ ہر ایک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے اور تکبر جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے۔ بالکل دور جا پڑیں گے اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے ....

...... نماز کیا شے ہے۔ جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے صرف ظاہری سجدوں پر امید رکھنا طمع خام ہے۔ جیساکہ قربانیوں کا خون اور گوشت خدا تک نہیں پہنچتا صرف تقویٰ پہنچتا ہے۔ ایسا ہی جسمانی رکوع و سجود بھی ہیچ ہیں۔

دل کا قیام یہ ہے کہ اسکے حکموں پر قائم ہو اور رکوع یہ کہ اس کی طرف جھکے اور سجود یہ کہ اس کے لئے اپنے وجود سے دستبردار ہو.........

...... دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے کئے جاؤں گا۔ اور یہی دعا ہے کہ خدا تعالےٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کرکے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھادے اور باہمی سچی محبت عطا کرے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہوگی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا"

اے خدا تو ہمیں مسیح پاک علیہ السلام کی دعاؤں کا حامل بنا۔ اور ہمارے دلوں میں باہمی ہمدردی اور محبت و الفت پیدا فرما تا ہم اکٹھے مل جل کر اسلام کے جھنڈے کو سربلند رکھ سکیں

آمین یا ارحم الراحمین

واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۲ر نومبر ۱۹۵۸ء بعد نماز جمعہ "دار الذکر" میں میرے لڑکے عبد الکریم کا نکاح مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر مکرم ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب دہلوی کی صاحبزادی امۃ اللطیف بیگم کے ساتھ مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس نکاح کو بابرکت فرمائے

عبد المجید موسیٰ اینڈ سنز نیلہ گنبد - لاہور

طبی معلومات

دانتوں ـــــ کی ـــــ صفائی

(از پروفیسر ہاشمی صاحب)

اگر اکثریت اور اقلیت کے نظریہ سے غور کیا جائے تو بالوں کے بعد دانت جسم انسانی کی دوسری سب سے بڑی اکثریت ہے۔ اس کے حلقۂ اثر میں زبان یکہ و تنہا ہے۔ جس پر "بتیس دانتوں میں زبان" والا محاورہ بنا۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ اس "اکثریت" کے حقوق اکثر پامال ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس کے "تحفظ" کی طرف پوری توجہ نہیں کی جاتی۔

بہت سے ماہرین دندان نے اپنے تجربوں سے ثابت کیا ہے کہ بعض قدرتی غذاؤں میں دانتوں کی صفائی کا جوہر موجود ہے۔ اگر سیب، اجوائن خراسانی، گاجر اور دوسری مصفّی کرنے والی چیزیں ہر کھانے کے بعد استعمال کی جائیں تو دانت جوف پڑنے اور دوسری بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

آج کل کی مصروف زندگی میں دانتوں اور منہ کی صفائی کے لئے اجوائن کی پوٹلیاں اور ڈنٹھلیاں لئے لئے پھرنا تکلیف دہ بات ہوگی! اور چونکہ عام باشندگان ملک کو دانتوں کے صاف رکھنے والے جوہر سے پُر غذائیں نصیب نہیں ہوتیں۔ اس لئے خارجی وسائل سے دانتوں کے صاف رکھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔

ٹوتھ برش کی قسم کی چیز کا قدیم ترین ذکر ۱۶۰۰ء ق م کے چینی ادب میں ملتا ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ یہ ٹوتھ برش کس چیز سے بنایا جاتا تھا۔ اور اس کی ساخت کس طرح کی تھی۔ اس طرح "خلال" کا ذکر بھی ۱۰۰۰ء ق م میں ملتا ہے کہتے ہیں کہ اس وقت کے خلال لکڑی کی تیلیوں کانسی، اسپہ کے کانٹوں اور بعض دھاتوں سے بنائے جاتے تھے۔

ڈاکٹر کومش جو امراض دندان کے بڑے ماہر ہیں۔ فرماتے ہیں کہ قدیم تذکروں کے بعد "کام و دہن" کی صفائی کا ذکر پہلے پہل تھامس ایڈمس نے ۱۶۱۱ء میں کیا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ دانتوں کی صفائی کے لئے انہیں کپڑے سے رگڑا جاتا تھا۔ اور ۱۶۲۳ء میں دانتوں کو نمدے کے ٹکڑوں کو گندھک کے تیل میں ڈبو کر صاف کیا جاتا تھا۔ مسلمانوں میں دانت کی صفائی پر بڑا زور دیا گیا ہے اور ان کے یہاں بجائے برش کے "دتون" اور "مسواک" سے کام لیا جاتا تھا۔ یہ قدرتی ٹوتھ برش "ملہٹی، ہندی، شفتالو، نیم، پیلو، کیکر جامن اور دوسرے درختوں کی نرم شاخوں سے بنائے جاتے تھے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں میں تو داتن یا مسواک کرنے کو مذہبی حیثیت حاصل ہے۔ علماء نے مسواک کی فضیلت کے بارے میں حضرت نبی کریم صلعم سے چالیس حدیثیں نقل کی ہیں بعض حدیثیں حسب ذیل ہیں:-

۱۔ فرمایا رسول اللہ نے "اگر میں اپنی امت پر گراں نہ جانتا تو ان کو عشاء کی تاخیر اور ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا"۔ (بخاری و مسلم)

۲۔ حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا "مسواک منہ کے لئے پاکی کا سبب اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے۔" (بخاری)

۳۔ انبیاء علیہم السلام کی چار سنتیں ہیں۔ حیا کرنا۔ خوشبو لگانا۔ مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔ (ترمذی)

امریکہ کے بعض علاقوں میں اب بھی مسواک کے استعمال کو "برش" پر ترجیح حاصل ہے۔

انسان اور دوسرے حیوانات کے دانتوں کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ وہ تقریباً ایک قسم کے اجزائے ترکیبی سے بنائے گئے ہیں۔ ان تجزیوں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اپنی طبعی حالت میں خواہ وہ ٹوٹ کر منہ سے الگ ہو چکے ہوں۔ یا مرنے کے بعد بھی منہ میں لگے ہوئے ہوں۔ دونوں حالت میں بہت دیر میں فنا ہوتے اور گلتے ہیں۔

یہ بات مانی ہوئی ہے کہ دانتوں کی سب بیماریاں بلا واسطہ یا بالواسطہ غذائی خرابیوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ بات بھی مسلم ہے کہ بعض غذائیں دوسری غذاؤں کے مقابلہ میں دانتوں کے حق میں زیادہ مضر ثابت ہوتی ہیں۔ اور ان میں طرح طرح کی بیماریاں پیدا کرتی ہیں جب قدرتی طور پر دانت از خود صاف نہ ہو سکیں تو پھر خارجی تدابیر لازمی ہیں۔ یعنی مسواک یا ٹوتھ برش کا استعمال کرنا چاہئیے۔ لیکن ان کے استعمال کے باوجود دانتوں کے ڈاکٹر کے مطب میں اکثر مریض یہ کہتے سنے جاتے ہیں۔ "ڈاکٹر صاحب میں برش یا مسواک سے اپنے دانت برابر صاف کرتا رہتا ہوں لیکن پھر بھی ان میں کھوکھلے پڑ جاتے ہیں"۔ ممکن ہے کہ شکایت کرنے والا مریض غلط بیانی سے کام نہ لے رہا ہو۔ اور اس نے اپنے خیال کے مطابق اپنے دانتوں کی بھرپور صفائی کی ہو۔ مگر منہ کی صفائی کا مطلب یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ کسی مسواک یا برش پر کسی منجن یا ٹوتھ پیسٹ کو لگا کر چند سیکنڈ تک دانتوں پر پھیرنا اور کلی غرارہ کر لینا کافی ہے۔ بلکہ دانتوں کی اندرونی اور بیرونی ہر طرف کی سطح کی صفائی پر توجہ دینا چاہیئے۔ اس کے علاوہ جب تک مسوڑھوں، زبان، تالو، اور زبان کی جڑ کی صفائی پر بھی پوری توجہ نہ دی جائے گی منہ کی مکمل صفائی ناممکن ہے!

امریکی ڈاکٹر میک کال اور ڈاکٹر اُویرا نے مشیگن یونیورسٹی میں جو حالیہ تجربات اور مطالعے کئے ہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کسی بھی طرح دانتوں کو برش کریں، ان کے کسی نہ کسی حصہ پر میل ضرور رہ جاتا ہے۔ اس لئے تنہا برش یا مسواک کرنا کافی نہیں ہو سکتا۔ نیو آرلین کے ڈاکٹر چارلس باس اور ہاؤسٹن ڈاکٹر آرمین کے تجربوں سے پتہ چلتا ہے کہ صاف دانت نہ گھستے ہیں۔ اور نہ خراب ہوتے ہیں۔ اور صاف منہ کو گندے منہ کے مقابلہ میں دانتوں کی بیماریاں نہیں لگتیں۔ ان ڈاکٹروں کے قول کے مطابق تندرست اور صحت مند منہ وہی ہے جو بالکل پاک و صاف ہو۔ کیونکہ گندہ دہنی کی حالت میں تندرست رہنے کا امکان ہی نہیں ہے۔

سوال یہ ہے کہ یہ کس طرح معلوم ہو کہ ہم اپنے منہ کی صفائی کما حقہٗ کرتے بھی ہیں یا نہیں؟ اس مقصد کے لئے ایک رنگین لوشن تیار کیا گیا ہے جو دانتوں کے صاف اور شفاف حصوں پر نہیں چپکتا۔ البتہ ان مقامات کو جہاں غذا جم کر رہ گئی ہے، جہاں کیڑا لگنے کے امکانات ہیں۔ لوشن تیز سُرخ رنگ کا بنا دے گا۔ اس طرح وہ جگہ معلوم ہو جائے گی جہاں صفائی کی مزید ضرورت ہے۔ بچے بھی آسانی سے سمجھ جائیں گے کہ سُرخ نشان خطرے کی علامت ہے۔ اور اگر وہ ان حصوں کو اتنا صاف کریں کہ سرخ نشان مٹ جائیں تو گویا انہوں نے جراثیم قلع قمع کر دیا۔ اس لوشن کا نام بیسک نیشن (BASIC EUNCHAIN) ہے۔ جب منہ اور دانت پوری طرح صاف ہو گئے تو پھر کھانے کے بعد ہلکی سی مسواک یا برشس کافی ہے۔ دانتوں کے جراثیم اپنی جگہ پیدا کرنے کے کم از کم چوبیس گھنٹے یا اس سے بھی دیر میں اس قابل ہوتے ہیں کہ اس حصے کو ماؤف کر لیں۔ اس لئے اگر پورے نظم کیساتھ ہر شب کو سونے سے قبل اس قسم کے تمام مقامات کو جہاں یہ جراثیم لگ چکے ہوں صاف کر دیا جائے تو پھر دانتوں میں کیڑے لگنے کا امکان ہی باقی نہ رہیگا۔

ہر زمانے میں بازار منجنوں سے پٹے پڑے ہوتے ہیں اور ان میں بعض بہت عمدہ اور نافع ہوتے ہیں لیکن کوئی بھی منجن خواہ وہ کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو خود دانتوں اور منہ کی مکمل صفائی کا بدل نہیں ہو سکتا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے خوشبو لگانے سے جسم کی بدبو جاتی رہتی ہے لیکن اس سے وہ فائدے ہرگز نہیں ہو سکتے جو نہانے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس طرح بازاری منجنوں کو برش میں لگا کر ادھر اُدھر پھیرنے سے منہ میں لطیف ذائقہ تو پیدا ہو سکتا ہے لیکن دانتوں کی پوری صفائی نہیں ہو سکتی۔ اس مقصد کے لئے کچھ اس سے زیادہ کرنا پڑیگا۔

امریکی انجمن تحفظ دندان نے مسلسل تجربوں اور امتحانات کے بعد سفارش کی ہے کہ ایک لاکھ حصہ پانی میں ایک حصہ فلورائڈ کو استعمال کرنا دانتوں کے لئے بے حد مفید ہے اور بے ضرر ہے لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ گھریلو استعمال کے پانی میں فلورائڈ (FLOURIDE) کا اضافہ مناسب غذا اور منہ کی صفائی کا بدل ہو سکتا ہے جو بچے ہر وقت کھاتے پیتے رہتے ہیں اور ایسی غذائیں زیادہ استعمال کرتے ہیں جن میں تیزابی کیفیت زیادہ ہوتی ہے ان کے دانتوں میں اکثر جوف اور خلا پڑتے رہتے ہیں۔ خواہ ان کے استعمال کے پانی میں فلورائڈ بھی شامل رہتا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ اگر یہ جزو شامل نہ ہوتا تو ان کے دانتوں میں جوف اور خلاء کہیں زیادہ تعداد میں پڑتے۔

دانتوں کے علاج کے مختلف اداروں سے عمدہ تحقیقی کام کر رہے ہیں اور "تحفظ دندان" کے لئے تیزی سے کام ہو رہا ہے۔ ان اداروں نے اس امر پر زور دیا ہے کہ نو عمری ہی میں دانتوں کی صفائی پر زیادہ زور دینا چاہیئے۔ بچوں کے والدین کو چاہیئے کہ وہ کوشش کر کے اپنے بچوں کے منہ کی صفائی کے لئے وقت نکالیں اور ایسے حصوں کی صفائی میں ان کی مدد کریں جہاں ان کی انگلیاں اور برش یا مسواک نہ پہنچ سکے۔ کبھی کبھی برش یا مسواک کے زیادہ لانبے ہونے کی وجہ سے بچوں کے دانتوں کا پچھلا حصہ صاف ہونے سے رہ جاتا ہے۔ برش کی ساخت کے متعلق یہ ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ سیدھا اور مسطح برش بمقابلہ خمیدہ برش کے جس کے سرے کے ریشے درمیانی ریشوں سے بڑے ہوں زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ دانتوں کی صفائی کے سلسلہ میں ایک بات یہ بھی ہے کہ ہر شخص کو بیک وقت دو برش یا مسواک رکھنا اور انہیں باری باری استعمال کرنا چاہیئے۔ بچوں کے لئے مختلف رنگ کے برش یا مسواک ہوں تو بہتر ہے۔ جو لوگ برش استعمال کرتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ ایک بار دانت صاف کرنے کے بعد اس برش کو ٹھنڈے پانی سے صاف کر لیا کریں۔ اسی طرح برش کو کھلی ہوئی ہوا میں رکھنا چاہیئے کیونکہ بکس وغیرہ میں بند رکھنے سے برش خراب ہو جاتے ہیں۔

دانتوں کو برش کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے۔ ہزار آدمیوں میں سے مشکل ہی سے ایک آدمی ایسا ملیگا جو برش کرنے کے صحیح طریقے سے واقف ہو۔ اسلئے کسی ماہر دندان ساز سے برش کرنے کا صحیح طریقہ سیکھنا چاہیئے۔ غلط طریقے پر برش کا استعمال کرنے سے دانتوں اور خاص کر مسوڑھوں کو شدید نقصان

جامعہ احمدیہ میں ایک تقریب

مورخہ ۱۳/۱۱/۵۸ کو جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام کالج (؟) ضلع لائلپور کے مابین بعد نماز عصر فٹ بال میچ ہوا۔ جس میں حاضرین نے بڑی دلچسپی لی۔ دونوں طرف سے کھیل کا شاندار مظاہرہ ہوا۔ کامیابی کا سہرا جامعہ احمدیہ کی ٹیم کے سر ہی رہا۔ کھیل کے اختتام پر ایک مختصر سی ٹی پارٹی دی گئی۔ جس میں ابوطالب صاحب افریقن نے تلاوت قرآن کریم فرمائی اور مرزا محمد سلیم صاحب اختر نے کلام محمود سے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں عبدالوہاب بن آدم نے اپنے ملک غانا کے متعلق ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ اسلام کس طرح عیسائیت کے بے پناہ طوفان کے سامنے پرکاہ کی طرح بہتا جا رہا تھا۔ اور عیسائیوں کو امید تھی کہ افریقہ تھوڑے ہی دنوں میں پوری طرح عیسائیت کی آغوش میں آ جائے گا۔ مگر یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدی مبلغین نے اسلام کے باطل کش اسلحہ سے ایسا شاندار دفاع کیا کہ عیسائیت کا طلسم دھواں بن کر اڑنے لگا یہاں تک کہ غانا یونیورسٹی کے پرنسپل نے یہ اعتراف کیا کہ ہم سمجھتے تھے کہ افریقہ چند دنوں تک عیسائی ہو جائے گا۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک خواب تھا۔ جو کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہوا ——— اور اگر ہم یہاں ایک عیسائی بناتے ہیں۔ تو اس کے مقابلہ میں احمدی مبلغین ہیں افراد کو حلقہ بگوش اسلام کر لیتے ہیں ؎

والفضل ما شہدت بہ الاعداء اس کے بعد مولوی ابوالخیر صاحب نورالحق صاحب نے جامعہ احمدیہ کی غرض وغایت اور اس کا مقصد عظیم جس کو لے کر یہ ادارہ کھڑا ہوا واضح کیا اور بتایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ مسلمان دنیا کی ہر دوڑ میں آگے آ جائیں۔

(نامہ نگار)

توسیع اشاعت "الفضل" کیلئے دورہ

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو تبلیغی اغراض کے علاوہ بالخصوص توسیع اشاعت اخبار الفضل کے سلسلہ میں کوئٹہ، سندھ اور کراچی وغیرہ کی جماعتوں میں مرکز کی طرف سے دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے مقامی امیر اور دیگر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے امید کی جاتی ہے کہ وہ محترم خواجہ صاحب سے کماحقہ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد صاحب سانگھڑ میں ایک مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (۲) میر سمیع اللہ صاحب حلقہ جیکب لائنز بیمار ہیں ان کی صحت یابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(خاکسار:۔ ضیاء قطب احمد بٹ ——— کراچی)

۲۔ میرے والد صاحب پچھلے سال سے بندش پیشاب کی بیماری میں مبتلا ہیں ہوگا ہے بگاہے ان کو یہ تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے۔ صحت کے لئے دعا فرمائیں

(میرزا احسان الحق اعجاز دارالنصر ربوہ)

۳۔ میرا چھوٹا بھائی سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت اس کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ (سید امتیاز احمد ظفر انبالوی۔ راولپنڈی)

۴۔ میری اہلیہ ایک ماہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے آمین۔

(خاکسار: شیخ بشیر احمد لیدر مرچنٹ راوی روڈ۔ اوکاڑہ)

۵۔ میری بچی تین چار روز سے بعارضہ بخار و نزلہ بیمار ہے۔ احباب جماعت سے عزیزہ کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(صالحہ فاطمہ از ربوہ)

اشاعت اسلام کے لئے مخلصین کا پرجوش لبیک

تحریک جدید سال رواں کے لئے ایک لاکھ چھ ہزار روپیہ سے زائد وعدے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش ہو چکے ہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ یکم نومبر ۱۹۵۸ء میں تحریک جدید کے سال ۲۵/۱۵ کا اعلان فرماتے ہوئے جماعت کو اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانیاں پیش کرنے کی طرف خاص توجہ دلائی تھی۔ الحمد للہ کہ مخلصین جماعت نے حضور کے اس ارشاد کے اطلاع پاتے ہی پاکستان کے مختلف حصوں سے بذریعہ تار و ڈاک حضور ایدہ اللہ الودود کی خدمت اقدس میں ...... اپنے وعدوں کی اطلاع بھجوانی شروع کر دی ہے! ایک ہفتہ کے اندر اندر سال پچیس و سال پندرہ یعنی دفتر اول و دفتر دوم کی وعدوں کی رقم کی مجموعی میزان ایک لاکھ چھ ہزار ایک سو نناوے روپے گیارہ آنہ ہو گئی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

لیکن جیسا کہ احباب جماعت کے علم میں ہے کہ تبلیغ اسلام اشاعت قرآن اور تعمیر مساجد کا عظیم الشان کام جو اس وقت دنیا کے مختلف حصوں میں ہو رہا ہے اسے عمدگی سے جاری رکھنے اور اس میں مزید وسعت پیدا کرنے کے لئے ایک دو لاکھ روپیہ نہیں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں کی ضرورت ہے مخلصین کا سچا عزم اور پختہ ارادہ خدا کے فضل اور رحم سے اس مہم کو آسانی سے سر کر سکتا ہے۔

تمام جماعتیں اور ان کے ذمہ دار عہدہ داران اس بات کی طرف خاص توجہ رکھیں کہ جماعت کا کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جو تحریک جدید کے اس مالی جہاد میں شریک نہ ہو! اور کوشش فرما دیں کہ جلد سے جلد وعدوں کی رقوم کی مکمل فہرستیں تیار ہو کر حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوا دی جائیں۔

خدا کے دین کی مدد کرنے والے ہمیشہ خدا کی حفاظت میں رہتے ہیں! اور بلاؤں سے بچائے جاتے ہیں، مبارک وہ جو اس وقت دلیری سے آگے بڑھتا ہے! اور اپنے مال سے خدا کی دنیا کی مدد کرتا ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

انیس سالہ بقایاداران کے لئے آخری موقعہ

سابقون الاولون کی انیس سالہ تاریخی یادگار زمانہ کتاب چھپ رہی ہے۔ انیس سالہ بقایاداران کے لئے اگر اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے تو جن کا بقایا کتاب کی طباعت کے ایام میں آ جائے گا۔ ان کا نام بھی کتاب کے آخر میں لانے کی سعی کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

خاکسار برکت علی خاں

پنشنر وکیل المال تحریک جدید

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر "الفضل" کا خاص نمبر

حسب معمول انشاء اللہ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کی مقدس تقریب پر روزنامہ "الفضل" کا "خاص نمبر" شائع ہوگا جو نہایت اہم دینی مضامین پر مشتمل ہوگا۔ اور تصاویر سے بھی مزین ہوگا۔

بزرگان سلسلہ اور دیگر اہل قلم احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ چونکہ پرچہ کی تیاری اب شروع کی جا رہی ہے۔ اس لئے از راہ کرم جلد سے جلد مضامین تحریر فرما کر ارسال فرمائیں۔ اس نمبر کی غیر معمولی طور پر وسیع اشاعت ہوتی ہے۔ لہذا مشتہر و ایجنٹ اصحاب بھی جلد سے جلد اشتہارات اور پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں۔

(مینجر الفضل ربوہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر سکے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۱۳۹ میں غلام فاطمہ زوجہ میاں رحمت علی صاحب قوم انصاری پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن گنج مغلپورہ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

حق مہر ۳۲ روپے زیور طلائی قیمتی مبلغ ۶۰/- روپے۔ ایک راس بھینس جس کی قیمت مبلغ ۶۰۰/- روپے۔ کل میزان ۶۹۲ روپے چار آنے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اور اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ فقط المرقوم غلام محمد پرویز سیکرٹری جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ

الامۃ نشان انگوٹھا غلام فاطمہ۔

گواہ شد میاں رحمت علی خاوند موصیہ مذکور مکان نمبر ۱۲۔ گلی نمبر ۴ گنج مغلپورہ لاہور

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۵۱۳۲ میں مستری بشیر احمد کشمیری ولد امام الدین صاحب قوم کشمیری پیشہ [illegible] عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چاہ میراں روڈ فیض باغ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے

مکان رہائشی پختہ ۵ مرلہ زمین پر ہے۔ یہ مکان واقع لکھن پورہ نزد چاہ میراں لاہور ہے۔ اس کی قیمت بازاری ریٹ کے مطابق مبلغ ۵۰۰۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد بذریعہ دوکانداری مبلغ یکصد روپیہ پر بھی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو کہ بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کی مد میں کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط المرقوم سلطان علی وصیت ۱۴۲۲۸

سیکرٹری وصایا حلقہ سلطانپورہ لاہور

العبد مستری بشیر احمد ولد امام الدین قوم کشمیری سائیکل ورکس فیض باغ چاہ میراں روڈ لاہور

گواہ شد سلطان علی سیکرٹری وصایا

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

کارکن دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۵۱۴۰ عبدالرحیم ولد احمد دین قوم علوی سید پیشہ پرائیویٹ پریکٹس طب عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن لاہور بھاٹی گیٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت اراضی سفید ایک کنال ربوہ محلہ دارالرحمت جس کی قیمت پندرہ صد روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد بذریعہ پرائیویٹ پریکٹس طب تقریباً یکصد بیس روپے ماہوار ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کی مد میں کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

المرقوم عبدالرحیم ولد احمد دین قوم سید علوی ساکن لاہور بھاٹی گیٹ۔ حال ۲۹ سیلارام روڈ لاہور

العبد۔ عبدالرحیم ولد احمد الدین

گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد شفیق اسسٹنٹ پروفیسر ڈینٹل کالج۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

چاند کے متعلق ضروری معلومات

کرۂ زمین سے چاند کا فاصلہ سب سے زیادہ ۲ لاکھ ۵۲ ہزار سات سو دس میل ہوتا ہے۔ اور کم سے کم ۲ لاکھ ۲۱ ہزار چار سو [illegible] میل ہے۔ گویا اس طرح اس کا اوسط فاصلہ ۲ لاکھ ۳۸ ہزار ۸ سو ۵۷ میل ہے۔

چاند کا قطر	۲۱۶۰ میل
ضخامت	زمین کا ۴۹ واں حصہ
وزن	زمین کا ۸۰ واں حصہ
کثافت	زمین کا ۳/۵ حصہ
رفتار	ڈیڑھ میل فی سیکنڈ
درجہ حرارت	دوپہر کو ۲۵۰ درجہ فارن ہائیٹ۔ اور رات کو منفی ۲۱۵ درجہ فارن ہائیٹ۔

چاند زمین کے گرد ایک چکر ۲۷ دن ۷ گھنٹے ۴۳ منٹ اور ساڑھے گیارہ سیکنڈ میں پورا کرتا ہے اور اتنی ہی مدت میں وہ اپنے محور کے گرد بھی چکر لگاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کا ایک ہی حصہ ہمیشہ زمین کی جانب رہتا ہے۔ زمین کے گرد چکر لگاتے وقت چاند ۲۲۸۷ میل فی گھنٹہ یا ۳۳۵۰ فٹ فی سیکنڈ کی رفتار سے حرکت کرتا ہے۔ گویا وہ ایک گھنٹہ میں اپنے قطر کے تقریباً مساوی فاصلہ کو طے کر لیتا ہے۔

ماہ بدر کی روشنی سورج کی روشنی کا ۱/۴۶۵۰۰۰ حصہ ہوتی ہے اور اس کی روشنی اتنی تیز ہوتی ہے جتنی گز بھر کے فاصلہ سے موم بتی کی روشنی معلوم ہوتی ہے۔

چاند کے جغرافیہ کا اب تک جو مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعے اس کی سطح پر ابھی تک تیس ہزار دہانے نظر آتے ہیں۔ ان میں کچھ دہانے تو وہ ہیں جو میدانی احاطے کہلاتے ہیں۔ ان کا قطر ۶۰ سے ۱۵۰ میل تک ہوتا ہے اور ان کی اندرونی سطح باہر کی سطح سے زیادہ نیچی نہیں ہوتی۔

اس کے بعد حلقہ دار میدان ہیں جن کے قطر دس سے ساٹھ میل تک ہوتے ہیں۔ ان کے حلقے ہموار اور گول ہوتے ہیں۔ اندرونی سطح باہر کی سطح کی نسبت کافی نیچی ہوتی ہے۔

دہانوں کی تیسری قسم آتش فشاں پہاڑوں سے مشابہ ہے۔ ان کا قطر ایک میل سے اٹھارہ میل تک ہے۔ ان کی شکل گہرے مخروطی کنوؤں جیسی ہے۔ سب سے گہرا "نیوٹن" کا دہانہ ہے جس کا کنارہ تہ سے ۲۳ ہزار ۸ سو فٹ بلند ہے۔

چاند کا بلند ترین پہاڑ سطح سے تقریباً پانچ میل اونچا ہے۔ اس پر جو روشن سی شعاعیں بکھری نظر آتی ہیں وہ لمبے لمبے میدان ہیں۔

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این۔ ڈبلیو۔ آر ملتان ۲۴ نومبر ۱۹۵۸ء کو تین بجے بعد دوپہر تک شیڈول ریٹ کے سربمہر ٹنڈر وصول کریں گے۔ یہ ٹنڈر اسی روز سوا تین بجے بعد دوپہر سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

کام کی نوعیت	کام کی لاگت	زرضمانت	عرصہ تکمیل کام
(۱) ملتان چھاؤنی میں درجہ سوم کے سٹاف کوارٹروں کے دو یونٹوں کی تعمیر	روپے ۸۰۰۰/-	روپے ۲۰۰/-	۲ ماہ
(۲) سمہ سٹہ میں ،، ،، ،، ،،	۷۰۰۰/-	۲۰۰/-	۲ ماہ
(۳) خانیوال میں ،، ،، ،، ،،	۷۰۰۰/-	۲۰۰/-	۲ ماہ
(۴) خانپور میں ،، ،، ،، ،،	۷۰۰۰/-	۲۰۰/-	۲ ماہ

ٹنڈر لازمی طور پر مقررہ فارموں پر داخل کئے جائیں۔ یہ فارم دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے ۲۲ نومبر کو ایک بجے بعد دوپہر تک اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کے لئے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے اور غیر منظور شدہ ٹھیکیداروں کیلئے چار روپے فی فارم کے حساب حاصل کئے جا سکتے ہیں فارموں کی قیمت واپس نہ ہو سکے گی

ان ٹھیکیداروں کو جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہیں ہیں چاہیئے کہ وہ اپنے ٹنڈروں کے ہمراہ سابقہ تجربے اور مالی حیثیت سے متعلق ضروری سرٹیفکیٹوں کی نقول بھی پیش کریں جن پر گزیٹڈ افسروں کی تصدیق بھی درج ہو۔ جن ٹنڈروں کے ہمراہ پوری تفصیلات نہ ہوں گی وہ مسترد کر دئے جائیں گے۔

تفصیلی شرائط اور دیگر کوائف درخواست پیش کرنے پر دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں (برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان)

سول حکام کو جنرل محمد ایوب خان کی تلقین ــــــــــ (بقیہ صفحہ اول)

چکی ہے تو اس مقدمہ کی تکمیل کر لینے کے بعد عدالت کو توڑ دیا جائے۔ اس کے بعد عام عدالتوں کو اس امر کے مکمل اختیارات دیدیئے گئے کہ وہ مارشل لا کے قواعد کے تحت جرائم کے فیصلے کریں۔ اور وہ سزائیں دیں جو مارشل لاء کے قواعد کے تحت مقرر کی گئی ہیں۔ میں واضح کر دیتا ہوں کہ اگر کوئی ایسی صورت پیدا ہو گئی کہ مارشل لا کے ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے میری رائے میں عام عدالتیں اس سے مؤثر طور پر عہدہ برآنہ ہو سکیں گی۔ تو جب بھی ضرورت محسوس ہوئی اس صورتِ حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے فوجی عدالتیں طلب کر لی جائیں گی۔

(ج) اب مارشل لا کا نظم و نسق اور انتظام کل حکام کے ذمے کر دیا گیا ہے اور اس کی اعلیٰ نگرانی سربراہ مملکت کی حیثیت سے مارشل لا کے ناظم اعلیٰ کے اختیار میں ہے اس غرض سے ہر زون کے لئے ناظم مارشل لا کا تقرر حسب ذیل طریق پر ہو گا۔

زون "اے" کراچی اور مالیر کا علاقہ میجر جنرل حق نواز خان۔

زون "بی" سارا مغربی پاکستان (جس میں کراچی اور مالیر کا علاقہ شامل نہیں) لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا۔ ایم بی ای زون "سی" مشرقی پاکستان میجر جنرل امراؤ خان۔

صوبوں کے گورنر اور کراچی کے کمشنر اپنے اپنے زون کے مارشل لا حکام سے باقاعدہ اور مسلسل صلاح مشورے کر کے اپنی پالیسیاں طے کیا کریں گے اور اہم اقتصادی فیصلے کیا کریں گے۔ بری فضائی اور بحری تینوں افواج کے کمانڈر انچیف صاحبان اور سیکرٹری جنرل، مارشل لا کے نائب ناظمین کے عہدوں پر فی الحال بدستور فائز رہیں گے۔

دانتوں کی صفائی ــــ (بقیہ صفحہ ۵)

پہنچتا ہے۔ مسواک میں یہ نقصان نسبتاً کم ہوتا ہے۔ برش اس انداز میں نہ کرنا چاہیئے کہ گویا دانتوں پر ریتی چلا رہے ہو۔ اگر برش یا مسواک کرتے وقت معمولاً خون نکلنے لگے تو یہ اس بات کی پہچان ہے کہ برش یا مسواک غلط طور پر استعمال ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر کرٹس لکھتا ہے " دانتوں کے سڑنے، بوسیدہ ہونے اور گھسنے کے بارے میں فنی معلومات سے قطع نظر اگر حسب ذیل چار اصولوں کو معمول بنا لیا جائے تو عام طور پر دانتوں کی بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

(۱) روزمرہ کی خوراک مناسب اجزاء سے ترتیب دیکر پابندی وقت اور مناسب وقفے سے استعمال کرو (۲) کام دہن کی صفائی کے لئے ایک معمول بنا لینا چاہیئے غلطیوں سے ہر حال میں بچنا لازم ہے (۳) پابندی کے ساتھ دانتوں کا مناسب وقفے سے امتحان کراتے رہنا چاہیئے۔ اگر ممکن ہو تو دانتوں کا ایکسرے بھی کراتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ اندرونی خرابیوں کا سراغ لگتا رہے۔ (ماخوذ)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ نمبرہ فک الرہن موضع ترک تحصیل جھنگ

محمد بخش ولد سلطان محمود قوم ترک سکنہ موضع ترک تحصیل جھنگ

بنام

چاند داس ولد گنپت داس۔ خان چند۔ دیوان چند۔ چمن لال پسران امیر چند۔ حاکم ولد سند داس۔ چند الدام۔ گنگا رام پسران وساکھی رام۔ غیر مسلم سابق بھارت۔

درخواست فک الرہن کل اراضی تعدادی ۱۳ باہت کیوٹ ۱۴۰۵۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱ مندرجہ بالا میں چاند داس وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۲۹/۱۱/۵۸ بوقت ۹ بجے صبح مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج مورخہ ۸/۱۱/۵۸ بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم)　　(مہر عدالت)

روسی ماہرین اور مصری حکام میں بات چیت

قاہرہ ۷ر نومبر۔ روسی ماہرین کا جو وفد یہاں آیا ہوا ہے۔ کل اس نے اسوان بند کی تعمیر سے متعلقہ کمیٹی کے ارکان سے پہلی ملاقات کی اس ملاقات میں اسوان بند کے منصوبہ کی تفاصیل پر غور کیا گیا۔ قاہرہ ریڈیو کے مطابق روسی ماہرین اور مصری حکام کی ملاقات کل پھر ہوگی۔ اسوان بند کے پہلے مرحلہ کے لئے روسی امداد کے وعدہ کے بعد روسی ماہرین کا وفد پی دی نکیتین کی زیر قیادت قاہرہ پہنچا تھا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴